بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ شمار نمبر/26 برائے بتاریخ 9/نومبر 2018 پیش خدمت ہے۔

موجودہ حالات اور ہماری ذمہ داری

نحمدہ ونصلی علٰی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔ قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید۔
اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔
ظھر الفسادُ فی البّر والبحر بما کسبت ایدی النّاس لیذیقھم بعض الّذی عملوا لعلھم یرجعون۔ (الروم۔ 41) صدق اللہ العظیم

برادران اسلام! بحثیت مسلمان ہمارا ایمان اور عقیدہ ہے کہ دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ خالق کائنات کی جانب سے ہر زمانہ میں انبیاء اور رسولوں کے ذریعہ انسانوں کی طرف بھیجا جانے والا واحد سچا دین ہے جو خدا کا پسندیدہ ہے۔ اسی دین کی پیروی واتباع میں انسانوں کے مسائل کا حل ہے۔ انسانوں کے مسائل کو انسانوں کے خالق سے بڑھ کر کون سمجھ سکتا ہے؟ پس اس دین کی دعوت ہر زمانہ، ہر خطہ اور ہر قوم کے لئے ہے اور اللہ کا منصوبہ یہ ہے کہ آخرکار دنیا بھر میں اسی دین کو غالب ہو کر رہنا ہے۔ حق آئے گا اور باطل مٹے گا۔ باطل کو ٹوٹنا ہی ہے۔ وقل جآءالحقُّ وزھق الباطل انّ الباطل کان زھوقا.

بردران اسلام! آج ہم دیکھ رہے ہیں اللہ کی یہ زمین، اللہ کے دین سے بے نیازی برت کر فساد سے بھر گئی ہے اور دکھ کا گھر بن گئی ہے۔ظھرالفسادُ فی البّروالبحربما کسبت ایدی النّاس لیذیقھم بعض الّذی عملوا لعلھم یرجعون۔ سورہ روم آیت 41 میں اللہ فرماتا ہے: خشکی اور تری میں فساد برپا ہو گیا ہے لوگوں کے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے تاکہ مزہ چکھائے ان کو ان کے بعض اعمال کا، شاید کہ وہ باز آئیں۔

آج زمین کا شاید ہی کوئی گوشہ ہو گا جہاں انسان اور انسانیت کرب و بے چینی سے دوچار نہ ہو۔ ہر جگہ ظلم وزیادتی کا ماحول ہے اور مظلوموں کی چیخیں، آہیں اور بے چینیاں ایک المناک منظر پیش کر رہی ہیں۔ عوام پر ظالم

حکمرانوں کا مسلط ہو جانا اور طاقتوروں کا کمزوروں پر ظلم آج دنیا کا المیہ ہے۔ آج دنیا میں اور خود ہمارے ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے اس سے ہم ایک باشعور مسلمان کی حیثیت سے بے خبر اور لاپرواہ نہیں رہ سکتے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو اپنے دین کی ناقدری کرنے والے اور دین کے تقاضوں کو پامال کرنے والے ہوں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، آپ کی پیروی و اتباع کا تقاضہ یہ ہے کہ ہم حالات کے تعلق سے خود بھی فکرمند رہیں، امت کو بیدار کریں اور اصلاح حال کے لئے جتنا اور جو کچھ کر سکتے ہیں، کریں۔

عزیزان گرامی! بہار ہو کہ خزاں، لا الہ الا اللہ، اس موضوع کے تحت ہم عالم اسلام کا ایک سرسری نقشہ اور وطن عزیز کے حالات کے حوالہ سے کچھ باتیں اور کرنے کے کچھ کام آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔

عالم اسلام گذشتہ کئی عشروں سے بیرونی تسلط، داخلی اختلافات، سفاکانہ مظالم اور ناقابل بیان خوں ریزی کا شکار ہے صرف گذشتہ دہے کے دوران فلسطین، شام، عراق، افغانستان، مصر، میانمار، یمن اور بنگلہ دیش میں 15 لاکھ سے زائد شہری ہلاک کئے جا چکے ہیں۔ لاکھوں بے گناہ جیلوں میں تڑپ رہے ہیں اور کئی ملین مسلمان، دنیا بھر میں مہاجر کیمپوں کی خاک چھاننے پر مجبور ہو چکے ہیں۔ دوستو! عالم اسلام کی یہ کیفیت بلاشبہ ہر باشعور مسلمان کو بے چینی کر دینی والی ہے۔ عالمی تناظر پر ہماری نظر اس لئے بھی ضروری ہے کہ آج انفارمیشن ٹکنالوجی اور مواصلاتی انقلاب کی بدولت دنیا ایک "گلوبل ولیج" بن گئی ہے۔ دنیا کے کسی ایک حصہ میں کوئی واقعہ پیش آتا ہے تو اس کے اثرات بہت تیزی سے دیگر مقامات پر پھیل جاتے ہیں۔

آج امریکہ، یوروپ اور کئی دیگر خطوں میں منفی پروپگنڈا کے زیر اثر اسلام کو بنیاد پرستی، انتہا پسندی یا دہشت گردی کے ہم معنیٰ بنانے کی کوشش کی جارہی ہے اسلام اور مسلمانوں کے تعلق سے خوف پیدا کیا جارہا ہے اور اسلاموفوبیا کی اس مہم سے مذہبی تعصب و نفرت کو ہوا مل رہی ہے جس کے نتیجہ میں دنیا بھر مسلمانوں کے لئے گھٹن کا ماحول پیدا ہو رہا ہے۔ اس صورتحال کا تقاضہ یہ تھا کہ مسلم ممالک باہمی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر اسلام دشمن پروپگنڈہ کا مقابلہ کرتے اور باہم یکجہتی کے ذریعہ درپیش خطرات کا مداوا کرتے نیز دشمنوں کی سازشوں کو ناکام بنانے کی کوششیں کرتے لیکن بدقسمتی سے باہمی اختلافات کی خلیج مزید وسیع کر دی گئی۔ فرقہ

وارانہ، نسلی تعصبات کے بعد اب بھائی کو بھائی سے لڑانے کی کوششیں مزید تیز کر دی گئی ہیں۔ شام، عراق، لیبیا اور یمن میں جاری مسلح خانہ جنگی، فلسطین میں جاری مظالم اور محاصرے اور بنگلہ دیش میں جاری بنیادی انسانی حقوق کی پامالی، ایران وسعودی عرب اور خلیجی ممالک کے مابین بڑھتی ہوئی تلخیاں اور افغانستان، پاکستان اور ترکی میں ایک کے بعد ایک ہونے والی دہشت گردانہ کارروائیوں پر نظر ڈالیں تو اس حقیقت کا ادراک مشکل نہیں کہ عالم اسلام کا شیرازہ بکھیرنے اور مسلم ممالک کو پارہ پارہ کرنے کا عمل ایک بار پھر عروج پر پہنچ چکا ہے۔ عالمی طاقتیں کئی نئے ملک وجود میں لانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ جنوبی سوڈان اور مشرقی تیمور وجود میں آچکے ہیں اور اب مشرقی عراق میں آزاد ریاست کردستان بنانے کی سازش کی جارہی ہے۔ ان کٹھن حالات اور دشواریوں کے درمیان امّت بالکل بے بس سی نظر آرہی ہے۔ 50 سے زائد ممالک پر حکمرانی اور بے شمار انسانی وسائل کے باوجود مسلمان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق سمندر کی جھاگ کے مانند نظر آرہے ہیں۔

دوسری طرف ہمارے اپنے ملک ہندوستان کے حالات بھی اضطراب کو بڑھانے والے ہیں۔ فسطائی طاقتیں ظلم و جبر اور استحصال کے بل پر اپنے ایجنڈہ کو مسلسل آگے بڑھا رہی ہیں۔ فرقہ وارانہ صف بندی اور ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان نفرت کی دیواریں کھڑی کرنے کے لئے پروپگنڈہ مشنری اور آلہ کار میڈیا کا زوروشور سے استعمال کیا جارہا ہے۔ غربت وجہالت کو ختم کرنے، عوامی فلاح وبہبود، عمومی نشوونما وترقی اور عالمی عروج جیسی مثبت راہوں پر چلنے کے بجائے ملک مذہبی تعصب، عداوت ونفرت، ذات پات کی تفریق اور معاشی تباہی کے راستہ پر چل پڑا ہے جب کہ غربت، افلاس، بے روزگاری، ناقص تغذیہ، بنیادی سہولتوں کے خراب نظام اور بودوباش کے بے شمار مسائل نے عام زندگی کو بدحال کر دیا ہے۔ اس صورتحال سے صاف طور پر محسوس ہوتا ہے کہ حکمرانوں کی دلچسپی ملک کے حقیقی مسائل کو حل کرنے میں نہیں ہے بلکہ وہ اس ملک کی سب سے بڑی اقلیت، مسلمانوں کو حاشیہ پر کرنا چاہتے ہیں، جنھیں اپنے ہی ملک میں اجنبیت کا احساس دلانے اور دوسرے درجے کا شہری بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ آج صورتحال یہ ہے کہ مسجدوں کے میناروں سے بلند ہونے والی اذانوں پر اعتراض کیا جارہا ہے۔ لو جہاد کے نام پر اسلام اور مسلمانوں سے خوف ونفرت پیدا کی جارہی ہے۔ ہندو

نوجوانوں کو مسلم لڑکیوں پر ڈورے ڈالنے اور انہیں بے دین کرنے کا جوش دلایا جارہا ہے۔ مسلمانوں کی نسلوں کو ارتداد کے راستہ پر ڈالنے کی حوصلہ افزائی کی جارہی ہے۔ تین طلاق مسئلہ کو اچھال کر مسلم خواتین کو شریعت سے بد ظن کرنے اور خود کو مسلم خواتین کا مسیحا ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ گاؤر کھشا کے نام پر ہجومی تشدد کے ذریعہ مسلمانوں میں خوف اور عدم سلامتی کا احساس پیدا کیا جارہا ہے۔ غرض مختلف بہانوں اور حیلوں سے مسلمانوں کو دوسرے درجے کا شہری بنانے اور فکری و عملی طور پر پسپا کرنے کے مذموم منصوبہ کو منظم طریقہ سے انجام دیا جارہا ہے۔ آسام این آر سی کا مسئلہ اور ملک کی مختلف ریاستوں میں فہرستوں سے لاکھوں مسلم رائے دہندوں کے ناموں کا غائب ہو جانا اسی کی مثالیں ہیں۔ یہ حالات بظاہر مایوس کن اور حوصلہ شکن ہیں۔ لیکن وہ مسلمان ہی کیا جو مایوس ہو جائے۔ لا تقنطوا من الرحمۃ اللہ۔

حالات مساعد ہوں کہ نامساعد، مسلمانوں کو رب کائنات کا حکم یہی ہے کہ وہ ہر حال میں اللہ کے بندے بن کر رہیں اور اسی کے کلمہ کو بلند کریں۔

اگرچہ بت ہیں جماعت کی آستینوں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

عزیزان ملت! یہاں حالات کی ستم ظریفی کو بیان کرنے کا مقصد ہر گز کوئی مایوسی پیدا کرنا نہیں ہے بلکہ یہ احساس دلانا ہے کہ یہ دنیا اپنے رب کریم سے دور ہو کر مسائل میں گھر گئی ہے۔ اس صورتحال میں ہماری غفلتوں اور منصبی فریضہ کی ادائیگی سے کوتاہی کا بھی دخل ہے۔ دنیا کو اس تاریکی سے نجات دلانے کے لئے ہمیں جاگنے اور حالات کا دھارا پلٹنے کا حوصلہ اپنے اندر پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جو حالات آپ کے سامنے بیان کئے گئے ہیں، ان کا تقاضہ ہے کہ ملت کا ہر فرد اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے اور اپنے حصہ کا کام انجام دے۔ اور چونکہ ہمارا بہت سا وقت غفلتوں اور کوتاہیوں کی نذر ہو چکا ہے، اس لئے نقصان کی تلافی کے لئے اپنی جدوجہد کو تیز تر کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں امت مسلمہ کے فرد ہونے کی حیثیت سے کچھ کام کرنے ہوں گے۔

سب سے پہلا کام ہمیں ایک مؤمنانہ اور بامقصد زندگی گزارنے کا عہد کرنا ہو گا۔ اللہ نے ہمیں خیر امّت بنایا ہے اس لئے ہمیں خیر پر قائم رہنا اور دنیا کو خیر کی دعوت دینا ہے۔ دوسرا کام فروعی مسائل میں الجھنے اور لاحاصل

سرگرمیوں میں وقت ضائع کرنے کے بجائے اصل مسائل اور دینی فرائض و ذمہ داریوں پر توجہ صرف کرنا ہو گا۔ اس لئے جہاں ہمارے علماء اور واعظین کییہ ذمہ داری ہے کہ وہ مسلمانوں کو فروعی مسائل اور تفرقہ پیدا کرنے والے مسائل میں الجھنے نہ دیں وہیں افراد امّت کو چاہئے کہ وہ تفرقہ اور مسلکی انتشار کا سبب بننے والی کوششوں کی حوصلہ شکنی کریں۔ ہماری مساجد اور ہمارے اجتماعات سے امّت کو تلقین کی جانی چاہئے کہ انھیں ترجیحی بنیادوں پر کونسے کام کرنے ہیں؟ اور کن کاموں سے باز رہنا ہے؟ تیسری اہم بات یہ ہے کہ مسلک پر مقصد کو ترجیح دی جائے۔ ہمارا اصل کام اسلامی عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے خیر امّت کا فریضہ انجام دینا ہے۔ اس لئے اگر ہم مسلک کی تبلیغ اور غیر مفید موضوعات پر اپنی توانائیاں صرف کریں گے تو اصل کام سے ہماری توجہ ہٹ جائے گی۔ جیسا کہ آج ہمارے ساتھ یہی ہو رہا ہے۔ چوتھی اہم بات یہ ہے کہ ہم تنہا ہو کر اور ایک دوسرے سے کٹ کر دشمنان دین کی سازشوں اور چیرا دستیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ اگر ہمیں قوت بننا ہے تو اجتماعیت اور اتحاد کی طرف آنا ہو گا ہے۔ معاشرہ سے منکرات کے ازالہ اور خوشگوار تبدیلی کے لئے ہمیں متحد و منظم ہو کر کام کرنا ہو گا۔ امّت کا ہر فرد اپنا جائزہ لے کہ وہ دینی ذمہ داریوں کی تکمیل، اپنے اہل و عیال کی تعلیم و تربیت اور سماج سدھار میں کیا رول ادا کر رہا ہے۔ ایک صالح اجتماعیت سے جڑ کر اس کام کو احسن طریقہ سے کیا جا سکتا ہے۔ آخری بات یہ ہے کہ قران میں اللہ تعالیٰ فرما چکا ہے کہ اہل ایمان کو آزمایا جائے گا۔ بے شک آج مسلمان آزمائشی حالات سے دوچار ہیں۔ آنے والے دن اور بھی کٹھن ہو سکتے ہیں لیکن ہمیں حوصلہ نہیں ہارنا چاہیئے۔ ہمیں اسلام پر مضبوطی سے جمے رہنا ہے۔ صبر و استقلال کے ساتھ اس کام کو انجام دیتے رہنا ہے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ذمہ کیا ہے۔ موسم، بہار کا ہو یا خزاں کا' حالات خوشگوار ہوں کہ ناخوشگوار، ہمیں بہر حال اسی کام کو کرتے رہنا ہے۔

یہ نغمہ فصل گل و لالہ کا نہیں پابند
بہار ہو کہ خزاں لا الہ الا اللہ

عزیزان گرامی! حاسبوا قبل ان تحاسبو! اپنا جائزہ لے لو اس سے پہلے کہ تمہارا جائزہ لیا جائے۔ قرآن ہمیں پکارتا ہے:

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ ۔کیا اہل ایمان کے لئے ابھی وہ گھڑی نہیں آئی کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے لرز جائیں اور اس کے نازل کردہ حق کے آگے جھکیں۔

سوچیے کہ وہ گھڑی آخر کب آئے گی؟ اور کب ہماری بے حسی ٹوٹے گی؟ آخر ہم اور کونسے وقت کا انتظار کر رہے ہیں؟ اللہ تعالی کا ہم سے مطالبہ ہے کہ ہم کامل ایمان والے بنیں اور اس کے کلمہ کو بلند کرنے والے بنیں۔ بھائیو! یقیناً وہ گھڑی اب آچکی ہے کہ ہم غفلتوں سے نکل کر دین کے تقاضوں کو پورا کرنے اور حالات کے دھارے کو پلٹ دینے میں اپنا تن من دھن لگا دیں۔

دوستو! ہماری ان غفلتوں کا ایک اہم سبب یہ ہے کہ ہم اللہ کے کلام سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ سے دور ہو گئے ہیں نتیجہ میں ہمیں وہ ایندھن نہیں مل رہا ہے جو ہمیں راہ مستقیم پر سرپٹ دوڑا سکتا ہے۔ لہذا آج یہ عہد کر کے اٹھئے کہ ہم قرآن اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت سے اپنے رشتہ کو مظبوط کریں گے۔ بہت سا کام ہمارا منتظر ہے۔ آخر ہمیں اس کارگاہ حیات میں اپنے حصہ کا کام کر جانا ہے۔

آخر میں اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو لا الہ الا اللہ کے تقاضوں کو ثابت قدمی سے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دنیا میں اسلام کو غلبہ عطا کرے۔ آمین۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین